سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:25

رسول اللہ ﷺ کا حلم و برداشت

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
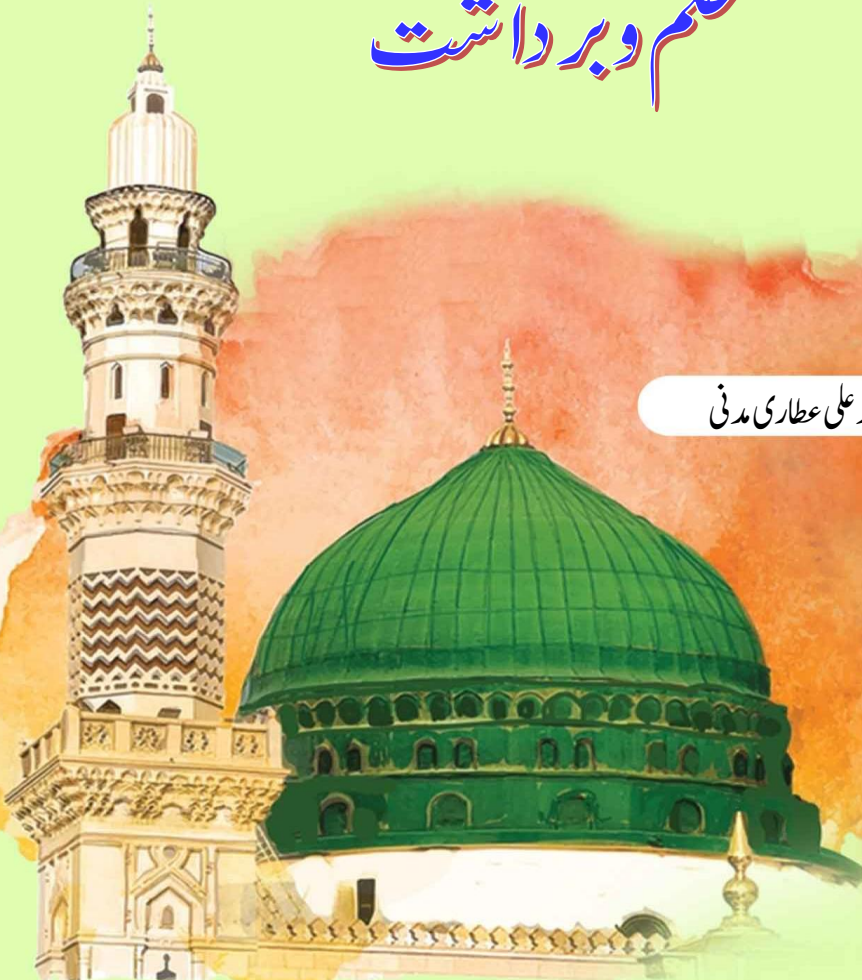
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا پچیسواں عنوان

صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللّٰہ کا حلم وبرداشت

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حلم وبرداشت

مرتب : علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 20

اشاعت اوّل: اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ ﷺ کا حلم وبرداشت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس دعوتِ اسلامی کی بیانات والی ایپ سے تیار کیا گیا۔

ہم میں سے ہر ایک دُنیا و آخِرت کی بھلائی اور کامیابی کا خواہش مند ہے۔ اس کے لئے ہمیں ہر مُعاملے میں اپنے پیارے آقا ﷺ کی اِطاعت و پیروی کرنی ہوگی، کیونکہ آپ ﷺ کے اَقْوال و اَفْعال، اَخْلاق وعادات اور تمام صِفات ہمارے لئے باعثِ نَجات ہیں۔ آج ہم حُضُور ﷺ کی ایک پاکیزہ صِفَت "حِلْم" کے بارے میں سُنیں گے، "حلم کسے کہتے ہیں؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اس کی کیا اہمیّت ہے؟"

ایک اعرابی کا واقعہ:

اُمُّ الْمُؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے رِوایَت ہے کہ ایک بار نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک ﷺ نے کسی اَعرابی سے ایک وَسْق (چھ مَن تیس (30) سیر کھجوروں) کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا۔ کھجور دینے کیلئے کاشانۂ اَقْدس پر آکر جب کھجوریں تلاش کیں تو نہ ملیں۔ آپ ﷺ اس اَعْرابی کے پاس واپس گئے

اور اِرشاد فرمایا: عبدُاللہ! ہم نے تجھ سے ایک وَسق کھجوروں کے بدلے اُونٹ خریدا تھا، مگر تلاش کے باوُجود ہمیں کھجوریں نہیں مل سکیں۔ یہ سُنتے ہی وہ اَعرابی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکہ! ہائے دھوکہ! شمعِ رِسالت کے پروانے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اَعرابی کو مارنے کے لیے دوڑے اور اس سے کہا: تُو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حق دار کو گُفتگو کا حق حاصل ہوتا ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو(2) تین(3) مرتبہ اس طرح فرمایا، لیکن سمجھانے کے باوُجود جب وہ نہ مانا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صَحابی کو حکم دیا کہ خولہ بنتِ حکیم کے پاس جاکر ان سے کہو کہ اگر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک وَسق ہے تو ہمیں دے دیں! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم واپس کردیں گے، وہ صَحابی حضرت خَولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کے پاس ایک وَسق کھجوریں مَوْجُود ہیں تو دے دیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو واپس مل جائیں گی۔ تو انہوں نے کہا میرے پاس کھجوریں مَوْجُود ہیں، آپ لینے کیلئے کسی کو بھیج دیجئے۔ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس اَعرابی کو لے جاؤ اور جتنی کھجوریں اس کی بنتی ہیں دے دو! وہ اَعرابی جب کھجوریں لے کر واپس آیا تو نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان جلوہ گر تھے۔ اس نے عرض کی: **جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا!**، (اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو جزائے خَیر دے) آپ نے پُورا حصّہ بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرمادیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو عُمدہ طریقے سے پُورا حصّہ دیتے ہیں۔ (سبل الہدی والرشاد: ۷/۲۰)

خُلقِ عظیم سے مجھے حصہ عطا کرو!
بے جا ہنسی کی خصلتِ بَد کو نکال دو

تجارت میں دِیانت اَپنائیے!

دیکھا آپ نے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قَدر عَفُوو دَرْگُزر فرمانے والے اور نِہایت شفیق وبُردبار تھے۔ سب کے سامنے سودے سے انکار کرنے کا اِلْزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت وقُدرت کے باوُجود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ فرمایا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ثَعْلَبَہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیشک تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہو گا، جو تم میں بہترین اَخْلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند

اورآخرت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شخص ہو گا، جو تم میں بَدترین اَخلاق والا ہو گا۔"(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۴۷، ج۶، ص ۲۲۰)

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "میرے نزدیک تم میں سب سے زِیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں، جو تم میں بہترین اَخلاق والے، نَرم دِل، لوگوں سے مَحَبَّت کرنے والے ہیں اور جن سے لوگ مَحَبَّت کرتے ہوں گے اور تم میں میرے سب سے زِیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ چُغُل خور ہیں، جو دوستوں کے دَرمیان تَفرِقَہ ڈالیں اور پاک دامن لوگوں میں عیب ڈھونڈیں۔"(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم ۱۲۶۶۸، ج۸، ص ۴۷)

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقِ حَسنہ کی ان عظیم بُلندیوں پر فائز ہیں کہ خُود اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق سے مُتعلِّق اِرشاد فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پارہ: ۲۹، القلم: ۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔

تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ**، یعنی

مجھے اچھے اَخلاق کی تکمیل کے لیے مَبعُوث کِیا گیا ہے۔(نوادر الاصول للحکیم الترمذی، ۲/۱۱۰۷، حدیث: ۱۴۲۵) تو جن کی بِعْثَت (بھیجنے) کامَقْصد ہی اچھے اَخلاق سکھانا ہو، تو خُود ان کے اَخلاقِ عظیمہ کا عالَم کیا ہو گا۔

حِلْم کی تعریف اوراس کی اَہَمیّت:

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ اَوصاف میں سے ایک پیاری صِفَت **"حلم"** بھی ہے۔ حلم کا معنٰی ہے: اپنی طبیعت سے غُصّے کو ضبط کرنا۔(حاشیہ سیرتِ رسولِ عربی: ۲۹۳) یعنی غُصّہ آئے تو اسے پی جانا حلم کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے! غُصّہ اِنْسانی فطرت میں شامل ہے، یہ ایک غَیْر اِخْتیاری اَمْر ہے، اس میں ہمارا کوئی قُصُور نہیں۔ لیکن غُصّے سے بے قابُو ہو جانا بُرا فعل ہے۔ لہٰذا جب بھی غُصّہ آئے تو حلم کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اسے دَبانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ غُصّہ پینے اور بُردباری اِخْتیار کرنے کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ اس ضِمْن میں دو(2) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے۔

(1) تم میں سب سے زِیادہ طاقتور وہ ہے، جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابُو پالے اور سب سے زِیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت کے باوُجُود مُعاف کر دے۔(کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی فی الاخلاق والافعال المذمومة، ۳/ ۲۰۷، حدیث

:۶۹۴ھ)

(2)اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی:"وہ کیسے ؟"اِرْشاد فرمایا:"جو تم سے قَطع تعلُّق کرے،اس سے صِلَہ رِحْمی کرو،جو تمہیں محروم کرے،اسے عَطا کرواور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے،تم اس کے ساتھ بُردباری اِخْتیار کرو۔"

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،کتاب الحلم،۲/ ۲۲،حدیث:۴)

ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس اچھی صِفَت کو اَپنانے کی کوشش کریں،اِبْتدا میں اگرچہ مُشکل ضَرور ہوگی،لیکن سچی لگن اور کوشش سے تمام کام آسان ہوجاتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: علم سیکھنے سے آتا ہے،تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بَھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے،اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شَر سے بچنا چاہتا ہے،اُسے بچایا جاتا ہے۔(تاریخ مدینہ دمشق،۱۸/ ۹۹)

تاجدارِ حرم،نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلم و بُردباری اور نَرم دِلی میں اپنی مثال آپ ہیں۔رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ آپ کی نَرم دِلی کی تعریف کرتے ہوئے پارہ 4 سُورہ آلِ عمران کی آیت 159 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

مِنْ حَوْلِكَ ۪

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے (پارہ:۴، آل عمران:۱۵۹)

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صِفات کو پہلی کتابوں میں دیکھا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو تنگ مِزاج ہیں اور نہ ہی سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے ہیں، بلکہ مُعاف کرنے والے اور دَرْگُزر فرمانے والے ہیں۔ (تفسیر ابنِ کثیر: ۲/۱۳۰)

حلمِ مُصْطفٰے کا ایک بہترین واقعہ:

نبیِ رَحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلْم وعَفْو یعنی اَذِیَّت برداشت کرتے ہوئے مُجرموں کو قُدرت کے باوُجُود بغیر اِنتقام کے چھوڑ دینے اور مُعاف کر دینے والی عادتِ مُبارَکہ کے وہ عظیم شاہکار تھے کہ جس کی مثال ساری دُنیا میں نہیں ملتی۔ چُنانچہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعوتِ اسلام کیلئے "طائف" کا

سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَراء اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن رئیسوں میں "عَمرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے۔ عبدیالیل۔ مسعود۔ حبیب۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بَدنصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنْتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طَعْنَہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے

والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُور ﷺ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زَخموں سے نڈھال ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اَنگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔ (المواہب اللدنیہ، ھجرتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج ۱، ص ۱۳۷، ۱۳۶)

حق کی راہ میں پتھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا

جنگ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس ﷺ سے دریافت کِیا کہ یا رَسُولَاللہ! ﷺ کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ

مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش وحواس بجاہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایاتو کیادیکھتاہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تَعالیٰ نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیان ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُو قُبَیْس اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتاہوں۔ یہ سن کر حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا، جو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، الحدیث: ۳۲۳۱، ج۲، ص۳۸۶)

جاؤ! تم سب آزاد ہو

دیکھا آپ نے اتنا بُرا سلوک کرنے کے باوجود، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ تو ان

سے بدلہ لیا اور نہ ہی بددُعا کی۔ یُوں تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُوری حیاتِ طیّبہ اسی طرح حِلم و کرم کے عظیمُ الشّان واقعات سے سَجی ہوئی ہے۔ مگر فتحِ مکہ کے موقع پر جس کمالِ حلم و شَفْقت کا مُظاہَرہ فرمایا، اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ منقول ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا اور کُفر و شیطان اپنے چیلوں سمیت ذَلیل و رُسوا ہوئے، تب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہلِ مکہ سے دَرْیافت فرمایا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: **نَظُنُّ خَیْرًا**، یعنی ہم حُضُور سے خیر ہی کی توقُّع رکھتے ہیں، **نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَاَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَقَدْ قُدِرْتَ**، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفس بھائی ہیں اور ہمارے کریم و مہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے، تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی (پھر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی)

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾

(تَرْجَمۂ کنزالایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ (پ۱۳، یوسف ۹۲)) (اور فرمایا:) جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (سبل الھدی والرشاد

(۲۴۲/۵،

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ! کہ جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، تبلیغِ دِین کے وَقْت طرح طرح سے سَتایا، حتّٰی کہ آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، اسی پر بس نہ کی بلکہ ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ رہنے دیا اور فتحِ مکہ کے دن جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورآپ کے جانثار ان پر غالب آگئے، تو ان سے بدلہ لینے کے بجائے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمالِ حلم وشفقت فرماتے ہوئے مُعاف کردیا۔

حلمِ مصطفٰے کے چند واقعات!

ہمارا مُعامَلہ تو یہ ہے کہ آپس کے چھوٹے چھوٹے اِختِلافات کو زِندگی بھر کا مسئلہ بنائے رکھتے ہیں اور صُلح کی کوئی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ وہ کبھی اپنی ذات کے لیے اِنتِقام نہ لیتے تھے۔ آیئے! اپنے کردار کو سُنَّتِ نَبَوی کا آئینہ دار بنانے کیلئے حُضور نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حِلم وکَرم سے مُتَعَلِّق چار (4) واقعات سُنتے ہیں۔

چنانچہ

تمہیں کون بچائے گا؟

1. ایک سَفَر میں نبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرمارہے تھے کہ غَورَث بن حارِث نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلوار لے کر نِیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اب آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو مجھ سے کون بچاسکتا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ۔ نُبُوَّت کی ہَیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گِر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گِڑگِڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بچایئے! رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرمادیا۔ چنانچِہ غَورَث اپنی قَوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شَخْص کے پاس سے آیا ہوں، جو دُنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الشّفا: ۱/ ۱۰۷، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص: ۴۸۱)

سخت مزاجی پر مسکرادیے

2. حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نَجرانی چادر

اَوڑھے ہوئے تھے، جس کے کَنارے موٹے اور کُھردَرے تھے، ایک دَم ایک بَدوی (دیہاتی) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مُبارَک کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا کہ سُلطانِ دوجہاں، شاہِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُبارَک گردن پر چادر کی کَنار سے خَراش آگئی، وہ کہنے لگا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا جو مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیجئے کہ اُس میں سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور مسکرادیئے، پھر اُسے کچھ مال عَطا فرمانے کا حکم دیا۔ (صَحیح بُخاری، ج:۲، ص:۳۵۹، حدیث:۳۱۴۹، از غیبت کی تباہ کاریاں:۴۷۸)

جادو کرنے والی کو معاف کردیا

3. رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لَبِید بن اَعصَم نے جادُو کیا تو رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز اس غیر مُسلِمہ کو بھی مُعاف فرمادیا، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا تھا۔ (اَلْمُواہِبُ اللَّدُنِّیۃ لِلْقَسْطَلَانِی، ج:۲، ص:۹۱، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۴۸۳)

غزوہ احد میں حلم

4. غزوۂ اُحُد میں مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُبارَک دَندان کا کچھ کنارہ شہید اور چہرۂ اَنور کو زخمی کردیا گیا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

لوگوں کے لئے اس کے سِوا کچھ بھی نہ فرمایا کہ **اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنِ** یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میری قوم کو ہِدایت دے، کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (الشّفا:۱/۱۰۵ ملتقطا، از غیبت کی تباہ کاریاں:۴۸۲، بتغیر)

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ظلم کا بدلہ نہ لیتے:

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ایک سے شَفْقَت و مَحَبَّت سے پیش آتے، کبھی اپنی ذات کیلئے غُصّہ نہ فرماتے، مگر جَب شَرعی حُدُود کو توڑا جاتا اور اَحکامِ خُداوَندی سے منہ موڑا جاتا تو پیشانیِ اقدس پر جَلال کے آثار نُمایاں ہو جاتے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی ذات پر کئے گئے ظُلْم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ کی مُقرر کردہ حُدُود کو نہ توڑا جائے اور جب **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ کی مقرر کردہ حُدُود میں سے کسی حَد کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَدِید غضبناک ہو جاتے۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۹۸، حدیث:۳۳۲)

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی

ہیں: قُرَیش کے خاندان بنی مَخْزُوم کی ایک عَورت نے چوری کی تو قُرَیش سوچ وبِچار کرنے لگے کہ سَروَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی سِفارِش کون کرے؟ بالآخر حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتخاب ہوا کہ یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب ہیں، یہ بات کرسکتے ہیں۔ حضرت اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس عورت کی سِفارِش کی تو سَروَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: کیا تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حُدُود میں سِفارِش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہوئے اور خُطْبہ دیا: اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اِسی لیے ہلاک ہوئے کہ اُن میں صاحبِ مَنصَب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حَد قائم کی جاتی، خُدا کی قَسَم! اگر فاطِمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی، تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔ (مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ، رقم الحدیث ۱۶۸۸، ص ۹۲۷)

نرمی اپنائیں، فائدہ اٹھائیں!

اگر ہم کسی کو گناہ میں مُبْتَلا دیکھیں تو مُسلمان کے ساتھ خَیْر خواہی اوراس کی آخِرت کی بھلائی کی خاطِر شَرِیعت کی خِلاف ورزی کرنے پر اس کی اِصلاح کریں، اگر سمجھانے سے فتنے کا اندیشہ ہو تو دل میں بُرا ضرور جاننا

چاہئے۔ جبکہ ذاتی مُعاملات میں خلافِ مِزاج باتوں پر صَبْر و تحمل اور عَفْو ودَر گُزر سے ہی کام لینا چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے، ہمیں اپنی زَبان اورہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے، رِضائے الٰہی کی خاطِر مُعاف کر دینا چاہیے ۔ کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے، تو بعض اَوْقات بنے بنائے کام بھی بِگاڑ دیتی ہے، اسی لئے کسی نے سچ کہا کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

یادرکھئے! اگر ہم کسی کی غَلَطی پر رِضائے اِلٰہی اوراچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اس سے اِنتِقام لینا چھوڑدیں، توہمارا مُعاشَرہ اَمْن وسُکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور فتنے فَساد کے ناپاک جَراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ بردباری ونرم دلی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے، یقیناً جسے یہ عظیم دولت مل گئی، وہ بڑا ابختاور (خوش نصیب) ہے، نرمی ہی اِنْسان کی زِینت ہے، ہر وَقْت بد مزاجی سے پیش آنا، یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے، بااَخلاق اور نرم خُو شَخْص سب کو پیارا لگتا ہے، جبکہ تُندمِزاج اور سَخْت دل شَخْص سے لوگ دُور بھاگتے ہیں۔ آیئے نرمی اپنانے کے لیے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ یعنی بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ رفیق ہے اور نرمی کو

پسند فرماتا ہے، **وَیُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِی عَلَی الْعُنْفِ**، اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے، جو سختی پر عطا نہیں فرماتا، **وَمَا لَا یُعْطِی عَلَی مَا سِوَاہُ** اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے، جو نرمی کے علاوہ کسی شے پر عطا نہیں فرماتا۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث:۲۵۹۳، ص۱۳۹۸)

2. **اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِی شَیْءٍ اِلَّا زَانَہُ** یعنی جس چیز میں نرمی ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے **وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہُ** اور جس چیز سے نرمی نکل جاتی ہے، اُسے عیب دار کردیتی ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث:۲۵۹۴، ص۱۳۹۸)

3. " **مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ** یعنی جو نرمی سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث:۲۵۹۲، ص۱۳۹۸)

4. "**مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہُ مِنَ الرِّفْقِ** یعنی جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا **فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّہُ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ** اسے دنیاوآخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا۔ (مسند احمد، رقم ۲۵۳۱۴، ج۹، ص۵۰۴)

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں
(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس
(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام
(4). مضمون نویسی و تخریج کورس
(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)
(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن و استعمال)
(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"
(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"
(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)
(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس
(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ
(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)
(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات و انسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز و ارتقاء

(42). "مصادر سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). ”عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے“

(45). ”مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب“

(46). ”کتابیات سیرت کورس“

(47). ”مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت“

(48). ”کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول“

(49). ”تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟“

(50). ”مناہج تحقیق کی آسان تفہیم“